حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا نیوزی لینڈ میں مسجد بیت المقیت کی افتتاحی تقریب سے خطاب

تمام معزز مہمانانِ کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج احمدیہ مسلم جماعت نیوزی لینڈ کے لئے بہت خوشی کا دن ہے کیونکہ یہ اپنی پہلی مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں۔ قبل اس کے کہ میں مساجد کے مقاصد اور مسلمانوں کے لئے ان کی اہمیت کے بارے میں کچھ بتاؤں، میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ تمام مہمانانِ کرام کا شکریہ ادا کروں کہ جنہوں نے ہماری دعوت قبول کی۔

مذہبی فرق کے باوجود آپ کا یہاں مسجد کے افتتاح پر تشریف لانا آپ کی روشن خیالی اور کھلے ذہنوں کی عکاسی کرتا ہے۔ یقیناً یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ آپ نیوزی لینڈ کو ایسا ملک بنانا چاہتے ہیں جہاں تمام مذاہب مل جل کر رہ سکیں اور ترقی کر سکیں اور آپ چاہتے ہیں کہ قطع نظر اس کے کہ کسی شخص کا مذہب کیا ہے، اُسے ملک کے شہری ہونے کے ناطے برابر کے حقوق دیے جائیں۔ یہ ایک ازلی ابدی حقیقت ہے کہ مذہب کا تعلق انسان کے دل سے ہے اور کسی کے دل کو مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ کسی مخصوص مذہب پر ایمان لائے۔

یہی وجہ ہے کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دین کے معاملات میں کوئی جبر نہیں ہونا چاہئے۔ مزید یہ کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ انکا کام صرف اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ اس کے بعد ہر ایک اس پیغام کو قبول کرنے یا رد کرنے میں آزاد تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید یہ کہ ہجرتِ مدینہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سربراہِ حکومت منتخب ہو گئے۔ اس حیثیت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے معاہدہ کیا جس کے مطابق انہیں مدینہ میں رہتے ہوئے اپنی شریعت کے مطابق فیصلے کروانے کی اجازت تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آزادیٔ مذہب کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مصمم ارادہ کی ایک اور مثال پیش کرتا ہوں۔ اپنے آبائی وطن مکّہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم 13 سال تک مسلسل بہیمانہ مظالم کا سامنا کرتے رہے، میں فاتحانہ انداز میں واپسی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ حقیقی طور پر مثالی تھا۔ جو کفار یہ مظالم کرتے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف ان سب کو معاف فرما دیا بلکہ فتح کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ اب تمام لوگ اسلامی سلطنت کے تحت رہیں گے لیکن کسی بھی شخص کو مسلمان بنانے کے لئے کسی بھی طور مجبور نہ کیا جائے گا۔ درحقیقت مکہ کے بعض غیر مسلم سرداروں نے کہا تھا کہ اگر مکہ میں رہنے کا مطلب یہ ہے کہ انہیں اسلام قبول کرنا پڑیگا تو وہ شہر چھوڑ دیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً یہ اعلان فرمایا کہ وہ اپنے مذہب پر عمل کرنے میں آزاد ہیں اور ان پر کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا اور نہ ہی انہیں کسی طور مجبور کیا جائے گا۔ لہٰذا دینی معاملات میں قطعاً کوئی جبر نہ تھا، یقیناً بعض قوانین سلطنت کے انتظامی امور چلانے کے لئے بنائے گئے تھے لیکن تمام لوگ ان قوانین کے یکساں طور پر پابند تھے۔

اور اسی وجہ سے میں آج نیوزی لینڈ کے لوگوں، حکومت اور ان تمام افراد کا جو آج یہاں موجود ہیں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ہمیں یہ موقع فراہم کیا، اس مسجد کو تعمیر کرنے کی اجازت دی اور ہماری خوشی میں شامل ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: شکریہ کے یہ جذبات یقیناً دل کی آواز ہیں اور میرے لئے یہ شکریہ ادا کرنا اور بھی زیادہ اہم ہو جاتا ہے کیونکہ میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص انسان کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر گزار نہیں ہو سکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارا اعتقاد ہے کہ یہ مسجد خدا کا گھر ہے۔ یہ اکٹھے با جماعت ہو کر اس کی عبادت کرنے کی جگہ ہے۔ اور جب ہم اس مقصد کے تحت اس مسجد میں جمع ہوں گے تو ہم صرف خدا تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کریں گے کہ اس نے ہمیں اس مسجد کی تعمیر کرنے کی توفیق دی بلکہ ہمارے دلوں میں اس علاقے کے لوگوں کی بھی بہت خوب قدر ہوگی۔ یہ لوگ ہمارے شکریہ کے لائق ہیں کیونکہ انہوں نے اس دور میں مسجد کی تعمیر کی اجازت دی جب کہ بعض انتہا پسند اسلامی گروہوں کے اعمال نے دنیا کے اکثر حصہ میں مسلمانوں کا خوف پیدا کر دیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام کا خوف اس لئے پیدا ہوا ہے کہ بعض غیر مسلموں کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سے شناسائی نہیں ہے اور اس لئے ان کے خیالات انتہا پسند مسلمان گروہوں کے قابلِ نفرت اعمال کی غیر معمولی تشہیر سے متاثر ہیں۔ اور شاید اسی وجہ سے وہ سمجھتے ہیں کہ اگر کسی علاقہ میں مسجد بنے گی تو وہ فتنہ اور بدامنی کا مرکز ثابت ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں بڑے واضح انداز میں بتاتا ہوں کہ مسجد کا یہ نظریہ کلیۃً غلط ہے۔ مسجد عربی زبان کا لفظ ہے جسے انگریزی میں Mosque کہتے ہیں۔ مسجد کا لغوی مطلب ہے کہ ایسی جگہ جہاں لوگ سجدہ کرتے ہیں، یعنی وہ خدا کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ خدا کے سامنے سجدہ ریز ہونا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اس خدا کی عبادت کی جائے اور اس کے تمام احکامات پر عمل کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بانی جماعت احمدیہ جنہیں ہم مسیحِ موعود اور امام مہدی (ہدایت یافتہ) مانتے ہیں، کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اس دور میں اسلام کی حقیقی تعلیم کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے مبعوث فرمایا گیا۔ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام کی اُن اصل اور سچی تعلیمات کو آشکار کرنے کے لئے تشریف لائے جو کہ وقت گزرنے کے باعث خراب اور آلودہ ہو چکی تھیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے واضح رنگ میں فرمایا کہ ان کے آنے کا مقصد اُس دوری کو ختم کرنا ہے جو انسان اور خدا کے تعلق میں حائل ہو چکی ہے۔ آپ بنی نوع انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والا راستہ دکھانے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا کہ ان کے بھیجے جانے کا ایک اور مقصد تمام مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہے۔ آپ کو تمام مذاہب کے ماننے والوں کے مابین مفاہمت پیدا کرنے کے لئے بھیجا گیا تا کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ حقیقی پیار اور محبت کی روح قائم کرتے ہوئے مل جل کر رہ سکیں۔ ہماری جماعت کے بانی نے یہ بھی فرمایا کہ ان کے بھیجے جانے کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد بنی نوع انسان کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلانا ہے۔ مختصر یہ کہ آپ نے فرمایا کہ آپ ایک ایسا معاشرہ قائم کرنے آئے ہیں جہاں تمام لوگ ایک دوسرے کے جائز حقوق ادا کرتے ہوں۔ تو یہ وہ مقاصد ہیں جس کے لئے احمدیہ مسلم جماعت کی بنیاد رکھی گئی۔ اسی مقصد کے حصول کے لئے جماعت احمدیہ مساجد تعمیر کرتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدی یہ خواہش اور یقین رکھتے ہیں کہ مسجد میں آ کر عبادت کرنے سے وہ خدا کا قرب حاصل کریں گے اور ان لوگوں میں شامل ہوں گے جو خدا کے احکامات پر عمل کرتے ہیں۔ یقیناً بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنا اللہ تعالیٰ کے اہم ترین احکامات میں سے ایک ہے۔ اور اس حوالہ سے اب میں قرآنِ کریم کی تعلیمات سے چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

اسلام کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے بعد تمہارے والدین ہیں جنہوں نے تمہیں سب سے زیادہ سہارا دیا اور تمہاری پرورش کی، اسلئے تمہیں لازم ہے کہ ان سے انتہائی پیار اور محبت کا سلوک کرو۔ جب وہ بوڑھے ہو جائیں تو یہ ان کے بچوں کی ذمہ داری ہے کہ ان کا خیال رکھیں اور ان کی ضروریات پوری کریں۔ اسلام یہ بھی تعلیم دیتا ہے کہ اگر تمہارے والدین بوڑھے ہیں اور کمزوری یا بیماری کے باعث وہ تم سے سختی سے بولیں تو تمہیں زیب نہیں ہے کہ تم ان کی کسی بھی طور سرزنش کرو۔ تمہیں ان سے ادنیٰ سی خفگی کا بھی اظہار نہیں کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید قرآنِ کریم نے مسلمانوں کی توجہ انسانیت کے حقوق ادا کرنے کی طرف دلائی ہے اور فرمایا ہے کہ وہ جو بھوکے اور پیاسے ہیں انہیں کھانا پینا مہیا کیا جائے۔ پھر قرآنِ کریم مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ یتیموں اور معاشرے کے نادار افراد کا خیال کریں اور انکی مدد کریں۔ یہی وجہ ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت ایسے علاقوں میں جہاں قدرتی آفات آتی ہیں معاونت اور امدادی کارروائیوں میں حصہ لینے کے لئے اپنے رضا کار بھیجتی ہے۔ یقیناً بعض غریب ممالک میں خدمتِ انسانیت کے ہمارے مستقل انتظامات ہیں لیکن ہماری کوششیں صرف ترقی پذیر ممالک تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ ان میں ترقی یافتہ ممالک بھی شامل ہیں۔ چنانچہ امریکہ میں بھی غریب اور پسماندہ علاقوں میں رہنے والوں کو ہم خوراک اور پینے کا پانی مہیا کرتے ہیں۔ ہم کسی بیک گراؤنڈ یا مذہبی امتیاز سے بالا ہو کر یتیموں کی پرورش کرتے ہیں۔ ہم افریقہ کے غریب اور پسماندہ طبقات کی مدد کرنے کے لئے ایسی بہت سی خدمات بجالا رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید قرآنِ کریم بتاتا ہے کہ غریب افراد دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک قسم وہ ہے جو سوال کرتے ہیں اور مدد کی درخواست کرتے ہیں، جبکہ دوسری قسم وہ غریب لوگ ہیں جو اپنی تکلیف کے باوجود خاموش رہتے ہیں۔ قرآنِ کریم فرماتا ہے کہ ان دونوں قسموں کے غریب افراد کی مدد ہونی چاہئے اور ان کے جائز حقوق ادا ہونے چاہئیں۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے متعدد غریب ممالک میں ایسے افراد جنہیں سہولتیں میسر نہیں، اُن کی معاونت کرنے اور انہیں تعلیمی اور طبی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے منصوبہ جات شروع کئے ہیں۔ ان منصوبہ جات کے ذریعے ہر ضرورتمند کو اس کے بیک گراؤنڈ اور مذہب سے بالا ہو کر مدد فراہم کی جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص یتیم کو دھتکارتا ہے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا اور ان لوگوں

کی مدد نہیں کرتا جو غربت کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں، ان کی عبادت کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ (سورۃ ماعون آیت 3 تا 5)

پھر قرآنِ کریم غلامی کی ہر سطح پر مذمت کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ غلاموں کو آزاد کرانا چاہئے اور ان کو قید سے آزاد کرانا ایک اعلیٰ نیکی ہے۔ (سورۃ بلد آیت 12 تا 14)

چنانچہ یہ اعتراض کہ اسلام غلامی کی تعلیم دیتا ہے سراسر غلط ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اسلام تعلیم دیتا ہے کہ غلامی کا مکمل خاتمہ ہونا چاہئے۔ ماضی میں غلامی کی خوفناک رسم کافی رائج تھی اور یہ اسلام کا ہی اثر تھا کہ اس رسم کا تدریجی خاتمہ ہوا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کے دور میں بھی غلامی کا رواج ہے لیکن اس کی شکل اور نوعیت تبدیل ہوگئی ہے۔ اسلام نے اس جدید طرز کی غلامی سے آزاد ہونے کا بھی طریق سکھایا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے آج بھی ایسے افراد اور قومیں ہیں جو کہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ افراد اور کمزور ممالک کو معاشی طور پر غلام بنایا جارہا ہے، شدید ضرورتمند قوموں کو غیر منصفانہ شرائط کے ساتھ قرضے لینے پر مجبور کیا جاتا ہے جس کے باعث وہ مایوسی کے چنگل میں جکڑے جاتے ہیں۔ ان غیر منصفانہ شرائط میں ایسی شرائط شامل ہوتی ہیں کہ کسی کمزور ملک کو مجبور کیا جائے کہ وہ کسی مخصوص پالیسی کو اپنائے گا تو قرض دیا جائے گا یا ان ممالک سے مجبوراً ایسے سیاسی فیصلے کرائے جاتے ہیں جو ان کے طویل المدت مفاد میں نہیں ہوتے۔ پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ معاشی طور پر زیرِ نگیں ممالک کی مدد کرنے کے لئے انہیں معاشی امداد، معاونت اور تکنیکی مہارت فراہم کی جاتی ہے، لیکن اکثر اوقات یہ انہیں مزید جکڑنے کا ذریعہ ہی ثابت ہوتا ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ یہ تمام وہ طریق ہیں جن کے ذریعہ امیر ممالک غریب اور کمزور ممالک پر دباؤ ڈال سکیں اور انہیں دنیاوی معاملات میں اپنی تابعداری کروانے پر مجبور کرسکیں۔ معاشی امداد، معاونت اور تکنیکی مہارت صرف اس صورت فراہم کی جاتی ہے جب مدد حاصل کرنے والا ملک بیان کردہ شرائط اور مطالبات پورے کرنے کی حامی بھرے۔ اور اس طرح مدد کرنے والے ملک کی نسبت محروم ملک اپنی ہی دولت سے کم فائدہ حاصل کرنے والا بن جاتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اسلام اس قسم کی پابندی اور غلامی کو مسترد کرتا ہے اور اس کی مذمت کرتا ہے۔ اسلام تعلیم دیتا ہے کہ خدا کا حقیقی عبادت گزار، جو اس کے حقوق ادا کرتا ہو، اسے لازماً ہمیشہ لوگوں کے حقوق بھی ادا کرنے ہوں گے۔

ایک طرف جہاں کوئی مسلمان عبادت کی غرض سے مسجد آتا ہے، وہاں اس غرض سے بھی مسجد میں داخل ہونا چاہئے کہ وہ ایسے طریق سوچے اور اختیار کرے کہ کس طور پر وہ بنی نوع انسان سے اپنی محبت اور شفقت کا اظہار کرسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت متعدد فلاحی کام کرتی ہے، جن میں چیریٹی واکس walks بھی شامل ہیں، اور بہت سے بیرونی فلاحی اداروں کی بھی مدد کرتی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ہماری مسجدوں میں باقاعدگی سے چندہ جات کی تحریک کی جاتی ہے جن میں احمدیوں کو کہا جاتا ہے کہ یتیموں اور شدید ضرورتمند افراد کی مدد کے لئے مالی قربانی کی جائے۔ اگر مسجد خدمتِ انسانیت کا یہ مقصد پورا کر رہی ہے تو تبھی وہ اپنی حقیقی غرض و غایت پوری کر رہی ہوگی۔ تاہم اگر وہ اس مقصد میں ناکام ہو جاتی ہے تو قرآنِ کریم ایسی مسجد کو ہدایت سے خالی قرار دیتا ہے۔ قرآنِ کریم میں ایک ایسی مسجد کا بھی ذکر ہے جو فتنہ و فساد کا باعث بنی تھی۔ اس کو تعمیر کرنے والے اور اس میں داخل ہونے والے ایسے لوگ تھے جو دنیا میں فساد اور تصادم کا باعث تھے اور اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اس مسجد کو منہدم کر دیا جائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے آپ سب کو مختصراً مسجد کا مقصد اور اس کی اہمیت بتائی ہے۔ احمدیہ جماعت کی 125 سالہ تاریخ ثابت کرتی ہے کہ جہاں کہیں بھی دنیا میں ہماری مساجد بنی ہیں، وہ صرف اچھائی اور نیک مقاصد کے لئے استعمال ہوئی ہیں۔ کبھی بھی ہماری مساجد سے فتنہ و فساد پیدا نہیں ہوا اور نہ ہی کبھی ایسی آواز بلند ہوئی ہے جس میں ملک سے بے وفائی جھلکتی ہو۔ ایک سچے مسلمان کے لئے جو مسجد میں خدا کی عبادت کے لئے آتا ہے، یہ ناممکن ہے کہ کبھی بھی اپنے ملک سے بے وفائی کا ثبوت دے کیونکہ نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی ہے کہ اپنے ملک سے محبت ایمان کا لازمی حصہ ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح یہ مسجد جو کہ یہاں بسنے والے احمدیوں کی، جو تعداد میں بہت کم ہیں، بڑی مالی قربانیوں سے بنی ہے، یہ بہت سے مقاصد کے لئے تعمیر کی گئی ہے۔ یہ اس لئے تعمیر کی گئی ہے کہ احمدی اکٹھے ہو کر خدا کی عبادت کرسکیں۔ یہ اس لئے تعمیر کی گئی ہے کہ وہ یہاں اکٹھے ہو کر لوگوں کے حقوق ادا کرنے اور انسانیت کی خدمت کے پروگرام ترتیب دے سکیں۔ اور یہ اس لئے تعمیر کی گئی ہے کہ وہ یہاں اکٹھے ہو کر خدا کے حضور دعا کریں کہ وہ اپنی قوم سے محبت اور وفا کے معیار میں مزید بڑھیں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کے بعد میں اب دنیا کی موجودہ حالت پر بھی کچھ کہنا چاہوں گا۔ آج عالمی جنگ کے چھڑ جانے کا بہت خطرہ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض ممالک اور حکومتیں اپنے عوام کے حقوق ادا نہیں کر رہیں اور مقابل پر عوام بھی اپنے لیڈروں اور حکومتوں کے حق ادا نہیں کر رہے۔ نہ ہی اہم طاقتیں عالمی سطح پر انصاف پر مبنی فیصلے لے رہی ہیں اور نہ ہی چھوٹے ممالک اپنی ذمہ داریاں سمجھ رہے ہیں۔ لہٰذا ہر سطح کے ہر دھارے پر، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی بجائے ایک دوسرے کے حقوق تلف کئے جا رہے ہیں اور یہ دنیا کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح میں آپ سب سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنے اپنے دائرہ کار میں آپ اپنے سیاستدانوں اور حکمرانوں کو فوری امن قائم کرنے کی طرف توجہ دلائیں تاکہ دنیا ایک عظیم تباہی سے بچ جائے۔ میری دعا ہے کہ دنیا اپنے خالق کو پہچان لے اور اس کے غضب اور سزا کا موجب ہونے کی بجائے اس کی رحمت اور پیار حاصل کرنے والی ہو۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آخر پر میں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے وقت نکالا اور ہمارے ساتھ شامل ہوئے۔ اللہ آپ سب پر فضل کرے۔